قرآن کی نظر میں عربی مہینے شمسی کیلنڈر کے مطابق ہیں

عربی مہینوں کے ناموں میں بھی ردوبدل کی گئی ہے

ازقلم

عزیز اللہ بوہیو

سندھ ساگر اکیڈمی

نوشہرو فیروز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رائج الوقت عربی مہینے قرآنی اطلاع کے مطابق شروع اسلام میں شمسی کلینڈر کے حساب سے شمار کیئے جاتے تھے

اس مضمون میں اوپر کی ہوئی دعویٰ کو ثابت کرنے سے پہلے ایک گذارش یہ بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ قرآن مخالف لوگوں نے یہ بھی مشہور کیا ہوا ہے کہ قرآن مبہم کتاب ہے اور اسمیں کئی چیزیں نہیں ہیں اور قرآنی ابہامات کو علم حدیث تفسیر کر کے کھولتا ہے یہ لوگ اس الزام کے ثبوت میں یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے والے اسلامی مہینوں کے نام قرآن میں نہیں ہیں یہ نام علم حدیث نے دیئے ہیں۔

قرآن مخالف لوگوں کے اس سوال کا بھی جواب دیکر پھر اصل مضمون کی طرف چلیں تو بہتر ہوگا۔ یہ سوال کہ قرآن نے مہینوں کے نام کیوں نہیں بتائے؟ اس سوال کا مکمل جواب تو مضمون کی اخیر تک کی تضمینات سے قارئین سمجھ جائیں گے لیکن قرآن کا ایک موٹا اور بہت گہرا اصول ہر وقت ذہنوں میں رکھیں وہ یہ کہ ('لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم۔۔ 5-101) یعنی اللہ عزوجل جو چیزیں قرآن میں نہیں لاتا وہ جان بوجھ کر نہیں لاتا، اسلیئے لاتسئلوا عن اشیاء تم ایسی چیزوں کے بارے میں کرید کرید کر سوالات نہ کرو، قد سالھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کافرین، تم سے پہلی

قوم نے بھی ایسے سوالات کیئے تھے پھر وہ بھی انہیں ملے ہوئے جوابوں کے منکر ہو گئے، اس لئے بس اس معاملے میں تم اس پر قانع رہو کہ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراس فی کتاب اللہ (36-9) سال کے کل مہینے بارہ ہیں، ان کے نام تجویز کرنے میں ہر علاقہ کے لوگ ہر زبان اور بولی بولنے والے لوگ آزاد ہیں، مرضی کے مالک ہیں کہ وہ اپنے علاقوں اور موسموں اور زرعی فصلوں کے مطابق اپنی صوابدید سے جو بھی ان کے نام رکھیں وہ ان کا اپنا مسئلہ ہے، اس لئے اللہ نے یہ اپنے بندوں کا قومی علاقائی لسانی حق سمجھتے ہوئے مہینوں کے نام اپنی طرف سے مقرر نہیں فرمائے اور یہ اس لئے بھی کہ قطب شمال والے جن کے ہاں ایک دن چھ ماہ کا ہوتا ہے جیسے ناروے وغیرہ وہ اپنی صوابدید سے یہ نام تجویز کریں۔ مضمون کے موضوع کو سمجھنے کے لئے یہ بات بھی ذہنوں میں رکھیں کہ مہینے سال یا دن رات یہ اوقات کافر اور غیر اسلامی نہیں ہوا کرتے جس طرح کہ اسلام کا گلا گھونٹنے والوں نے قمری کیلنڈر کے مہینوں کو اسلامی مشہور کیا ہوا ہے، اور شمسی کیلنڈر کے مہینوں کو غیر اسلامی کا نام دیا ہوا ہے، جبکہ قرآن کا حکم ہے کہ یہ سارے ارضی وسماوی نظام شمسی قمری نظام سب کے سب مسلم ہیں، وله اسلم من فی السماوات والارض طوعا وکرھا والیه یرجعون (3-83) اسی کے حکم کو تسلیم کیا ہوا اپنے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز نے خوشی ناخوشی اور سب نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

قمری مہینوں شمسی مہینوں کی گنتی اور حساب کیلئے قرآن حکیم نے ایک ہی عبارت میں دونوں کیلئے فرمایا ھو الذی جعل الشمس ضیاء و القمر

نورا قدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب ما خلق اللہ ذالک الا بالحق یفصل الایآت لقوم یعلمون(5-10) یعنی اللہ وہ ذات ہے جس نے سورج کو روشن کیا اور چاند کو دودھی روشنی والا بنایا ان کی منازل کے ایسے تو اندازے کئے جن سے تم سالوں کے حساب کر سکو، اللہ کی یہ تخلیقیں سب حق کے پیمانوں والی ہیں اللہ اپنی آیات کو اہل علم کیلئے تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے۔

جناب قارئین! عربی مہینوں کی گنتی اور حساب کا شمسی کیلنڈر کے مطابق ہونے کا ثبوت قرآن حکیم سے یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے نزول قرآن والے مہینے کا جو تعارف کرایا ہے کہ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن --(185-2) یعنی ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جو جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے، عربی زبان میں رمض شدت گرمی کو کہا جاتا ہے تو رمضان کی معنیٰ ہوئی شدید گرمی والا مہینہ، اس نام کی معنیٰ سے معلوم ہوا کہ اہل عرب نے اپنے مہینوں کے نام موسمی اثرات کے ماتحت تجویز کئے ہیں، اور موسموں کا مہینوں کے مطابق پورا آنا یہ جب ہوتا ہے جب مہینوں کا حساب شمسی کیلنڈر کے مطابق کیا جائے، قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مسلم امت کا واحد علمی اثاثہ صرف قرآن ایسا ورثہ ہے جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ عزوجل کے اپنے ذمہ پر لینے کی وجہ سے وہ متن کے لحاظ سے دشمنوں کی خرد برد سے بچ سکا ہے۔ ورنہ اسلام دشمنوں نے فقہ کالمسٹوں کا روپ دھار کر مسلم تاریخ کا بیڑا غرق کیا ہوا ہے، میں نے ان دوست نما دشمن بہروپیوں کی چیرہ دستیوں کے کئی مثال اپنی کتابوں میں لکھے بھی ہیں،

ناموں کے اندر ان کی جو کارستانیوں کے مثال کے طور پر ابوبکر کی معنیٰ کنواری لڑکی کا باپ، عثمان کی معنیٰ سانپ کا بچہ، -علی کے معنیٰ اللہ، عباس کی معنیٰ گندے چہرے والا، معاویہ کی معنیٰ کتے کی بھونک، خدیجہ کی معنیٰ اونٹنی یا کسی حیوان کا حمل جو ناقص الخلقت حالت وقت سے پہلے گر جائے، فاطمہ کی معنیٰ وہ عورت جو بچوں کو دودھ نہ پلائے۔

محترم قارئین! ان کی چیرہ دستیوں کے مثال قرآن حکیم میں معنوی ہیرا پھیریوں کے بھی بہت ہی جگر پاش مثال موجود ہیں۔

اب ماہ رمضان اپنے معنوی حوالے سے جیسا کہ شمسی حساب سے مہینے جون کے برابر بنتا ہے، اور مہینے رجب کی معنیٰ ہے کھجور کے درخت کو لکڑوں کے ذریعے سہارا دینا، سو غور کیا جائے کہ رجب ماہ مئی میں کھجور کے گوشے پھل دیتے ہیں تو گوشوں میں اتنا وزن ہوتا ہے جو ان کو سہاروں کے ذریعے ٹوٹنے سے بچایا جاتا ہے۔ اور یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ قمری مہینے موسموں پر فٹ نہیں بیٹھتے، سو رجب مہینہ اپنی پرانی اور اصل ترتیب کے حوالہ سے ماہ رمضان سے پہلے متصل معلوم ہوتا ہے، یعنی مہینے مئی کے موسمی حوالہ سے لیکن مسلم تاریخ کے علمی میراث میں خرد برد اور ہیرا پھیری کرنے والوں نے ماہ رمضان اور ماہ رجب کے بیچ میں ماہ شعبان کو لا کھڑا کیا محض اس لئے کہ جو لوگ عربی مہینوں کو شمسی حساب سے قمری حساب کی طرف منتقل کرنے کی علمی خیانت کر رہے تھے پھر جیسے کہ چور لوگ اپنے پاؤں کے نشانات گم کرنے کا بھی دوران واردات بندوبست کرتے ہیں، اس طرح مسلم تاریخ کو ملیامیٹ کرنے والوں نے اپنی اس واردات میں بھی فنکاری

دکھائی جو رمضان اور رجب کے بیچ میں ماہ شعبان کو لا کر کھڑا کیا، لفظ شعبان کی معنیٰ ہے دو سینگوں یا دو کندھوں کے درمیان کا فاصلہ، چ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد، کی طرح چور لوگ اپنے من گھڑت نام سے بتا بھی رہے ہیں کہ ہم ماہ مئی اور جون کی طرح جو آپ کے مہینے رجب اور رمضان آپس میں متصل تھے، ہم اس میں شعبان کو بیچ درمیان میں لا کر دراڑ ڈالے جا رہے ہیں، کوئی امامی علوم کا پرستار میرے اس انکشاف پر تلملا نہ اٹھے، حوصلہ میں رہ کر علم کے چوروں اور ڈاکوؤں کی اس طرح کی دوسری واردات کا بھی مشاہدہ فرمائیں، عربی بارہ مہینوں کے چار عدد ماہ ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، اب ان ناموں کے معانی پر غور کیا جائے، تو لفظ ربیع کی معناؤں میں سے اس کی ایک معنیٰ ہے موسم بہار ایک تو اس معنیٰ سے ثابت ہوا کہ اس مہینے کا یہ موسمی نام بھی بتا رہا ہے کہ یہ نام شمسی حساب سے تجویز کیا ہوا ہے، ربیع الاول اور ثانی کے بعد جو نام مشہور ہیں جمادی الاول اور جمادی الآخر، تو لفظ جماد اور جمود کی معنیٰ ہے پانی کا کم ہو جانا خشک ہو جانا، تو یہ معنائیں موسم خزاں کا مفہوم بتا رہی ہیں، تو ان کی معنیٰ سے بھی یہ مہینے موسم کے حوالہ سے شمسی حساب سے ہوئے، کیوں کہ قمری مہینے موسموں پر فٹ نہیں آتے، لیکن ان چار مہینوں یعنی دو موسم بہار کے دو موسم خزاں کے ہیں اور جو دشمنان امت مسلمہ کے دانشوروں نے گھپلہ کیا ہے جس سے وہ اپنے علمی غبن کی واردات میں اپنے نشانات چھپا سکیں وہ یہ ہیں کہ اصل قدرتی ترتیب میں موسم خزاں پہلے آتی ہے اور موسم بہار بعد میں آتی ہے علم میں خیانت کرنے والوں نے عربی مہینوں کو شمسی کیلنڈر پر حساب کئے جانے سے لوگوں کے ذہنوں کو ہٹانے

کیلئے موسم خزاں کے مہینوں کو پیچھے ہٹا کر موسم بہار کے مہینوں کو پہلے رکھ دیا۔ واہ علم حدیث ایجاد کرنے والو!! تمہارے احسانات امت مسلمہ کے علوم پر واہ! میں پھر سے شبہ کرتا ہوں کہ کوئی امت مسلمہ کا اپنی علمی میراث پر اتنی حد تک ذہنی دیوالیہ پن پر اعتبار نہ کرے۔ میں ایسے خوش فہم لوگوں کی خدمت میں عرض گذار ہوں کہ خود ان مہربانوں کی لکھی ہوئی تاریخ کی کتابیں پڑھ کر دیکھیں افضل الشهادت ما شهدت به الاعداء ، انہوں نے تو لکھا ہے کہ سقوط بغداد کے وقت امت مسلمہ کے دانشور علماء کا اتنا تو قتل عام کیا گیا جوان کے سروں کے کئی مینار بنائے گئے، امت مسلمہ کے علوم تفسیر القرآن با القرآن کی انباروں کے انبار دریا برد کئے گئے اور جلائے گئے، اس طرح کے قیامت خیز آپریشن کے وقت فاتح عیسائی ہلاکو اور اس کے مجوسی وزیراعظم کے غلبہ تلے جو مجوسیات اسرائیلیات اور عیسائیت کے ملغوبوں والے علوم کا مکسچر پہلے سے امامی تحریک کے کارپردازوں نے انڈر گراؤنڈ تیار کر رکھا تھا، اسے جب وہ برسر بام لے آئے تو اس وقت مسلم اذہان آپریشن کے تشدد والی کاروائیوں سے مکمل طور پر خیرہ تھے فالج زدہ تھے، سیاسی غلبہ کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی غلامی میں قید تھے، ان میں کیا مجال رہی تھی جو فاتحوں کی طرف سے نافذ کردہ قرآن کے اندر معنوی تحریف والے علوم کو چیلنج کر سکتے یہ آپریشن اور حملہ دو دھاری تلوار کی طرح امت کے سروں پر آن پڑا تھا، ایک طرف امامی تحریک کے تیار کردہ علوم کا حملہ تھا، دوسری طرف فاطمی تحریک کے نقیب حسن بن صباح کے باطنی علوم کا۔

محترم قارئین! مجھے آپ کی خدمت میں اس حقیقت کے ثبوت پیش

کرنے ہیں کہ جس علم روایات کے وارث لوگ جو دعوائیں کر رہے ہیں کہ ان کی گھڑی ہوئی روایات یہ اقوال رسول اور احادیث رسول ہیں، اور ان کے اس علم کے سواء قرآن سمجھ میں نہیں آسکیگا، پھر اپنی اس دعویٰ کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سال کے بارہ مہینوں کے نام نہیں ہیں، یہ صرف علم حدیث میں موجود ہیں، اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن ناقص اور مبہم کتاب ہے، وہ سواء علم حدیث کے سمجھ میں نہیں آسکتا وغیرہ وغیرہ۔ ان کے جواب میں میری دعویٰ آپ نے ملاحظہ فرمائی کہ سال کے مہینوں کے نام اللہ نے جان بوجھ کر مقرر کر کے نہیں دیئے تا کہ ہر علائقہ کے لوگ ہر قوم اور زبان بولنے والے لوگ اپنے اپنے موسمی زرعی فصلوں کے حوالوں سے مناسب حال جو بھی نام چاہیں اپنی بولیوں میں وہ تجویز کریں۔ جب کہ علم حدیث ایجاد کرنے والوں نے جس طرح اسلامی تاریخ کے مسلم تاریخ کے صف اول کے پیشوا لوگوں کے نام تک بگاڑ کر بدل ڈالے ہیں، انہوں نے اپنے گھڑے ہوئے علوم سے قرآن حکیم کے مفاہیم بھی بدل ڈالے ہیں، بعینہ اس طرح انہوں نے سال کے عربی مہینوں اور مسلم تاریخ کے مہینوں کے اصل نام بھی بدل ڈالے ہیں۔

میرا یہ الزام کہ حدیثیں بنانے والوں نے اس تقویمی کیلنڈر میں کئی قسم کی خیانتیں کی ہیں، ایک یہ کہ عربی مہینے شمسی حساب سے تھے انہیں قمری کھاتے میں مشہور کر دیا، دوسرا یہ کہ یہ والی اپنی خیانتی دخل اندازی کو چھپانے کیلئے انہوں نے مہینوں کے ناموں کو آگے پیچھے کر دیا، تیسری خیانت یہ کہ بعض مہینوں کے اصلی نام گم کر کے ان کے نئے جڑ تو من گھڑت نام رکھ دئے، میں آگے مضمون میں

ناموں کی تبدیلی کے اسباب پر بھی وضاحت پیش کروں گا۔

جناب قارئین! ان حدیث سازوں کی تیسری خیانت کہ ان لوگوں نے مہینوں کے نام تک بدل ڈالے اس کی پہلی مثال مروج نام ذوالحج ہے یعنی حج والا مہینہ، یہ نام اس واسطے غلط جھوٹا اور من گھڑت ہے کہ پہلے نمبر پر کہ یہ خلاف قرآن ہے وہ اس لئے کہ قرآن حکیم نے دو سے زائد کئی مہینوں کو حج کے مہینے قرار دیا ہے کہ الحج اشھر معلومات (197-2) یعنی حج کے معلوم مہینے ہیں، آیت کریمہ میں لفظ اشھر جمع کے صیغے میں لایا گیا ہے، جو کم سے کم تین ماہ اس سے مراد ہونگے لیکن ضروری نہیں کہ خواہ مخواہ تین ہی مراد ہوں زیادہ بھی ہو سکتے ہیں، اور یہ بات اس وقت سمجھ میں آئیگی جب آپ حج کی قرآنی اصطلاح کو بین الاقوامی مخاصمات کے فیصلہ کرنے والی عدالت عالیہ تصور کرینگے جو مقامی عدالتوں کے مقابلہ میں بین المما لک اور بین الاقوام کے خصومات کو نمٹانے والی کورٹ ہے جسے قرآن نے حج الاکبر (9/3) سے تعبیر فرمایا ہے، تسلیم کرینگے، لفظ حج اپنی متعدد معانی میں سے زیادہ تر اصلی معنیٰ کے حوالہ سے جھگڑوں کے فیصلہ کی معنیٰ میں قرآن حکیم میں استعمال کیا گیا ہے جیسے کہ، حاج (258-2) حاججتم (66-3) حاجك (61-3) حاج اتحاجونی (80-6) حاجوك (20-3) تحاجون (65-2) اتحاجوننا (139-2) یحاجوكم (76-2) یتحاجون (47-40) جناب عالی! یہ الفاظ قرآن حکیم میں، میں نے اندازاً دس عدد مقامات کے حوالوں سے ذکر کئے ہیں خاص اس لئے کہ کوئی بھی شخص قرآن کھول کر ان الفاظ کی معانی کو وہاں وہاں پڑھے، آپ

دیکھیں گے کہ ہر جگہ ان کی معنائیں جھگڑے ہی آئی ہے، اس کے علاوہ اعرابوں
کی تبدیلی سے ایک معنیٰ سال بھی آئی ہے، دلیل بھی آئی ہے، روکنا بھی آئی ہے،
ارادہ بھی آئی ہے لیکن یہ دوسری سب معنائیں اصل مرکزی معنیٰ سے جدا نہیں
ہیں، جدا جدا متعدد معنائیں یہ کوئی اس ایک لفظ کی خصوصیت نہیں ہے، سب الفاظ
کے اندر اصل معنیٰ کے ساتھ ساتھ سیاق وسباق کے حوالوں سے مناسب اور
متعدد معنائیں بن جاتی ہیں، میری اس تمہیدی گذارش کا مقصد یہ ہے کہ حج قرآن
کی ایک بہت ہی بڑی عدالتی انتظامی اصلاحی انقلابی اصطلاح ہے، اس کی ابتدا
جناب ابراہیم علیہ السلام سے کی گئی ہے، جس کا سیاسی مقام اماما للناس، یعنی
انسان ذات کا قائد اور پیشوا ہے، حج کی طرح جو بھی بین الاقوامی عدالت ہوگی اس
کی ایجنڈا پر جو جو بھی قوموں کے اختلافی مسائل آئینگے ان کے حل کیلئے پیشگی طور
پر عدالت اقوام متحدہ (حج) کے وزٹ انسپیکٹر، ڈائریکٹر متحارب فریقوں کے
علائقوں کو وزٹ کرتے ہیں آپس میں ٹکری ہوئی قوموں کے قائدین سے
مذاکرات کرتے ہیں اس کی اپنے مرکزی ججوں کو پیشگی رپورٹ دیتے ہیں، اس
لیول کے فیصلوں کیلئے فیصلہ کے دن سے پہلے کی تیاریوں کے بغیر ایسے فیصلے دنوں
تو کیا ہفتوں میں بھی نمٹائے نہیں جاسکتے، اس لئے قرآن حکیم نے حج کے موقعہ پر
فیصلوں کیلئے کئی مہینوں می میعاد کا ذکر کیا ہے، اب کوئی سنائے کہ قرآن کے فرمان
کے مطابق حج کے کئے مہینے ہیں تو صرف ایک مہینے کو ذوالحج کا نام قرار دینا یہ تو
قرآنی اطلاع کہ الحج اشہر معلومات کی نفی ہوگئی، بلکہ صرف ایک مہینہ کو ذوالحج کہہ
کر اس نام سے موسوم کرنا اصل میں یہ سازش ہے اسلام دشمنوں کی اس مقصد کیلئے

کہ لوگوں کا ذہن حج کی عدالتی پراسیس اور معنیٰ مفہوم کی طرف نہ جائے، یہاں
کوئی ایسا آدمی جو قرآن کو عالمی اور ریاستوں کے سیاسی اداروں کے نظام قائم
کرنے اور چلانے کا منشور کتاب تسلیم نہ کرتا ہو، وہ پوچھ سکتا ہے کہ قرآن نے اگر
یہ بتایا ہے کہ حج کے کئی مہینے ہیں جو کہ معلوم ہیں تو وہ معلوم مہینے کس سورت اور کس
آیت میں ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ بین الاقوامی عدالت حج کا ایڈمن والا شعبہ
فیصلوں کے لئے جو نوٹیفکیشن جاری کریگا اس میں وہ ڈیٹ وائیز حج کا شیڈیول
جاری کریگا، جو کہ یقیناً کئی ماہ پر مشتمل ہوگا، اس نوٹیفکیشن کو قرآن نے معلومات لفظ
کے ساتھ تعبیر کیا ہے، میں نے عرض کی کہ حج کی عدالت میں پیش کردہ فریادوں
کے فیصلوں کیلئے اگر پیشگی تیاریاں نہیں کی جائینگی تو حج کے عدالتی اجلاس ناکام بھی
ہو جاتے ہیں، قرآن حکیم نے جو متوجہ کیا ہے کہ فان احصر تم فما
استیسر من الھدی (196-2) یعنی جب آپ اجتماع حج میں اپنے فیصلے
کرانے کیلئے جارہے ہو اور تمہیں راستے میں گھیرے میں لیکر عدالت تک جانے
نہیں دیا جارہا تو تم اس مجبوری کے دوران اپنے ھدیہ والے جانوروں کو مقام حج
تک روانہ کردو، آیت کریمہ کا یہ مقام بتارہا ہے کہ حج پر جانے والے جس آدمی کو
راستے میں روکا گیا ہے یہ اسے روکنے والے کوئی چور ڈاکو نہیں بلکہ اس کے فیصلہ
لینے میں اس کے فریق مخالف والے ہیں، جو فیصلہ سے کتراتے ہیں، اور اسے
وہاں تک جانے نہیں دیتے، یہ صورتحال ثبوت ہے اس سوال کا کہ حج کوئی رسمی
تیرتھ اور یاترا کا مقام نہیں ہے یہ عدالت عالیہ ہے، اس دعوی کا آیت کریمہ سے
دوسرا دلیل یہ بھی ملا کہ حج پر جانے والے کسی آدمی کو روکنے سے جو لوگ اسے فیصلہ

پر جانے دینا نہیں چاہتے یہ فریق مخالف کے لوگ ہیں کوئی چور ڈاکو نہیں ہیں، اگر یہ
لوگ چور ڈاکو ہوتے تو اجتماع حج کیلئے ھدیہ کے جانوروں کو بھی لوٹ لیتے، علاوہ
ازیں ان لوگوں کو بھی اپنی حصار اور گھیرے میں قابو کرتے جو ھدیہ کے جانوروں کو
مقام حج تک لے جانے والے ہیں، لیکن رکاوٹ ڈالنے والے لوگ ان کو بھی کچھ
نہیں کرتے۔ قارئین! لوگ موجودہ مروج حج پر میری وضاحتوں کو قیاس نہ کریں
اس لئے کہ یہ حج قرآن والا نہیں ہے یہ روایات والا زیارتوں والا اور زوار بننے کا
سفر ہے۔

جناب قارئین! فھم اسلام کیلئے علم حدیث کو دین کا اصل مشہور کرنے
والے لوگ اور علم حدیث کو قرآن کا تفسیر قرار دینے والے لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں
کہ کتاب قرآن میں سال کے مہینوں کے نام نہیں ہیں یہ کارنامہ علم حدیث کا ہے
جو اس میں بارہ مہینوں کے نام بھی بتائے ہوئے ہیں، میں نے ان دعویداروں پر
الزام لگایا ہے کہ انہوں نے سال کے عربی ناموں میں بڑی ردوبدل کی ہے، ایک
تو شمسی مہینوں کو قمری بنادیا، دوسرا پرانے ناموں کو آگے پیچھے کردیا، تیسرا کئی مہینوں
کے اصلی نام گم کرکے نقلی من گھڑت اور غلط نام مشہور کردئے اس کی ایک مثال
میں نے عرض کہ ذوالحج کا نام ایک مہینہ پر رکھنا یہ خلاف قرآن ہے، دوسرا یہ کہ
ذوالقعد مہینے کا نام بھی ان حدیث ساز لوگوں نے اسلام کی حج کی فلاسفی کو محو کرنے
کیلئے ناکام بنانے کیلئے گھڑا ہے، وہ اس طرح کہ ایام حج کے دنوں سے پہلے یعنی
موقعہ حج کے فیصلوں کو کامیاب بنانے سے پہلے عدالتی کمشنروں کو فریادی اور
جوابدار فریقوں کے علائقوں میں جاکر متنازعہ امور کو جائے وقوعہ پر جاکر مشاہدے

کرنے پڑتے ہیں، آئی وٹنس لوگوں سے واقعات کی تفتیش کرنی پڑتی ہے، یعنی حج
ڈپارٹمنٹ کا پورا عدالتی اسٹاف اور قومی نمائندے حج کے اجلاسوں سے پہلے بڑی
بھاگ دوڑ کرتا ہے جب کہیں فیصلے حقائق کے موافق کئے جاسکتے ہیں، تو حدیثیں
بنانے والوں نے اجلاس حج کے موقعوں سے پہلے والے مہینہ کا نام ذوالقعد یعنی
گھروں میں بیٹھے رہنے والا رکھ کر قرآن کے بین الاقوامی نظام عدل کو ناکام کرنا
چاہا ہے اب کوئی بتائی کہ اللہ نے جس عدالت حج کے اجتماعات کو لیشھدوا
منافع لھم (82-22) معاشروں کے کمزور بنائے ہوئے لوگوں کو حقوق دلائے
وہ بھی ایسے حقوق جن سے ولیطوفوا بالبیت العتیق (29-22) یعنی
جب بھی وہ دنیا میں گھومیں پھریں تو آزادی دینے والے مرکز ان اول بیت
وضع للناس (96-3) کے منشور سواء للسائلین (10-41) معاشی
مساوات کے ساتھ گھومیں پھریں اور عدالت عظمیٰ حج کے فیصلوں کے منافع اور
فوائد کا خود مشاہدہ بھی کریں۔

جناب قارئین! عربی مہینوں کے ناموں کو علم حدیث گھڑنے والوں نے
ایک طرف ان کی اصلی موسمی جنتری والی افادیت کے ناموں کو تہہ وبالا کردیا، اور
اپنی روایت سازی کے ہنر سے جو جعلی نام تجویز کئے ان کے ذریعے انہوں نے
قرآنی ہدایات کو بھی ذہنوں میں آنے سے رکاوٹیں ڈالیں، مثال کے طور پر جب
قرآن حکیم نے اس بات کا اعلان کیا گیا کہ ان عدۃ الشھور عنداللہ اثنا
عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق السماوات والارض یعنی اللہ
نے جب سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تو اس نے اپنے قانون میں سال

کے لئے بارہ مہینوں کی گنتی کو مقرر کیا ہوا ہے، اور ساتھ میں یہ بھی سمجھ رکھو کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینوں کے اندر لڑائی جھگڑوں پر پابندی ہوگی، اس عرصہ میں جنگ کرنا ریاست کے حکم کی انحرافی تصور کی جائیگی یعنی بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرام کے مقرر کئے جاتے ہے، اس حکم کی فلاسفی یہ ہے کہ جب بادشاہ وقت بین الاقوامی عدالت سے فیصلے جاری کر کے اقوام عالم کو امن اور سکھ سانت سے واپس اپنے علائقوں میں جاتے وقت یہ حکم دیتا ہے کہ تم لوگ چار ماہ تک جنگ بندی کرو اور اس عرصے میں اپنی بیرون تجارت اور تعلقات عامہ کے لئے اور دوستانہ روابط کے لئے امن کے ساتھ دورے کر سکتے ہو، تو لازما یہ چار ماہ وہ مہینے تصور کئے جائینگے جو حج اکبر یعنی عالمی عدالت کے فیصلے کے بعد متصل شروع ہونگے لیکن بہت ہی تعجب کی بات ہے کہ علم حدیث بنانے والوں نے جنگ بندی والے چار ماہ جن کو قرآن نے حرام مہینے قرار دیا ہے وہ شوال، ذوالقعد، ذوالحج اور محرم قرار دئے ہے، (بحوالہ بخاری) جب کہ ان کی ابتداء عدالت عالیہ حج کے فیصلے کے بعد سے متصلا شروع ہونی ہے، لیکن حدیث سازوں نے یہ فیصلوں سے پہلے حرام مہینے شوال سے گنتی کر کے تانگے کے پیچھے گھوڑے کو جوتنے کا کرتب دکھایا ہے اور جو حدیثوں میں بتائے ہوئے مہینہ ذوالحج کے بعد والے مہینہ کا نام انہوں نے محرم رکھا ہوا ہے اس کی علتیں اور وجہ تسمیہ بھی واضح نہیں کی، بلکہ مروج مہینہ محرم کے لئے حدیثوں میں یہودیوں کی فرعون کی غلامی سے نجات کے قصے تو سنائے ہوئے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ اس ماہ محرم کو محرم نام کس سبب سے دیا گیا ہے۔۔اس سے ثابت ہوا کہ ان حدیثیں بنانے والوں نے اس ماہ کا محرم نام

حکم قرآن۔۔منھا اربعۃ حرم۔۔) کے تناظر میں نہیں رکھا۔ پھر آگے ماہ محرم کے بعد والے مہینے کا نام صفر رکھا، جس کی معنیٰ ہے پیلا رنگ، یہ اہل تصوف کے خانقاہی دنیا کے لوگوں کے یونیفارم کا کلر ہے۔ محترم قارئین! آپ نے امامی علوم کے اندر باطنی تحریکوں کے اندر رائج کردہ افکار جبریہ، قدریہ، ہمہ اوست، ہمہ از اوست، وحدت الوجود، وحدت الشھود اور خبر نہیں کیا کیا موضوعات ایجاد کئے ہوئے ہیں جن کا لباس کے ذریعے تعارف پیلے کلر کے کپڑوں سے بھی ہوتا ہے، ان کا تعلق اہل فارس کے اسکولوں سے تو ملتا ہے نیز فاطمی تحریک اور حسن بن صباح کی باطنیت سے بھی۔۔قرآن اور اسلام کے پاس تعارف کے لئے رنگوں میں رنگے جانے کا جو تصور ہے وہ اس قسم کا ہے کہ فان آمنوابمثل ما آمنتم به فقد اهتدواوان تولوفانماهم فی شقاق فسیکفیکهم الله وهوا السمیع العلیم. صبغته الله ومن احسن الله صبغته ونحن له عابدون (138-2) یعنی اللہ کے نزدیک ایمان کی کسوٹی انبیاء کرام ہے اور اے محمد آپ اور آپ کے اصحاب کرام بھی ایمان کی کسوٹی ہے، ان کے بعد اسی آیت میں فرمایا کے تمہارے ایمان کی رنگت وہ قبول ہوگی اور منظور ہوگی جس میں اوپر بتائی ہوئی کسوٹی والی جماعت کی سی استقامت والی رنگت ہوگی، ان آیات پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ رنگوں سے اگر کوئی اپنا تعارف دنیا میں کرانا چاہتا تو اللہ کے ہاں وہ رنگ ایمانی استقامت اور ہدایت میں پختگی والی اوصاف اور کیفیات کا رنگ ہے اور جو دکانداروں سے رنگ خرید کر کپڑوں کو دئے جاتے ہیں ان سے رنگے ہوئے، کپڑوں کے پہننے سے وہ اوصاف انبیاء اوران کے اصحاب

کی سی اوصاف پند انہیں ہوسکتیں سو علم حدیث بنانے والوں ۔ نے جو عربی سال کے دوسرے مہینے کا نام صفر پیلی رنگت والا رکھا ہے یہ لوگ امت مسلمہ کو قرآن والی ایمانی کیفیت کی رنگت سے ہٹا کر دکانداری رنگوں سے یونانی فارسی افلاطونی مکسچر والے تصوف کی طرف لیجانا چاہتے ہیں۔

سال کے مہینوں کے ناموں [illegible]پ نے ان حدیث سازوں کی خیانت کا مشاہدہ کیا اب بتائیں کہ یہ لوگ جو دعوائیں کرتے ہیں کہ ان کی احادیث قرآن کا تفسیر اور تعبیر کرتی ہیں تو ان کا والا تفسیر بھی یقیناً پیلے کلر کے کپڑے پہننے والی کیمپ کی طرف لے جائیگا، اس کے کئی ثبوت کتاب بخاری مسلم وغیرہ سے میں اپنی کتابوں میں لا چکا ہوں۔